جناب طالب ہاشمی صاحب

سیدنا حضرۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اخلاق و عادات

(۲)

سادگی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا دوسرا دور آسودگی اور خوش حالی کا تھا لیکن وہ فطرتاً سادہ مزاج تھے۔ اس دور میں بھی اپنی سادہ وضع قائم رکھی۔ مدینہ کی امارت کے زمانے میں شہر سے نکلتے تو گدھا سواری میں ہوتا، اس پر نمدے کا پالان کسا ہوتا تھا اور اس کی لگام کھجور کی چھال کی ہوتی تھی۔ (طبقات ابن سعد جزء ۴ ق ۲ ص ۶۰)

ماضی میں انہوں نے جو سختیاں جھیلی تھیں اور تنگ دستی کا جو زمانہ گزارا تھا اس کو کبھی نہ چھپاتے تھے اور بے تکلفی کے ساتھ لوگوں کو اپنے زمانۂ عسرت کے حالات سنایا کرتے تھے۔

عبرت پذیری ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضؓ کے دسترخوان پر چپاتیاں آئیں۔ وہ چپاتیوں کو دیکھ کر رونے لگے اور کہنے لگے، اللہ اللہ آج ہم چپاتیاں کھاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی میں شاید ہی کبھی چپاتی کھائی ہو (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الفاق)

ایک دفعہ کتان کے دو رنگے ہوئے کپڑے پہنے۔ ایک سے ناک صاف کر کے کہا، واہ ابوہریرہ رضؓ آج تم کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتے ہو۔ حالانکہ کل تمہاری یہ حالت تھی کہ منبر نبوی اور حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے گرے ہوئے ہوتے اور لوگ تمہیں پاگل سمجھتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام)

حق گوئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق بات کہنے میں کسی بڑے سے بڑے آدمی کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مروان بن الحکیم کی امارتِ مدینہ کے زمانے میں (غلہ کھجور وغیرہ کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں) ہنڈی کا رواج چل پڑا تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کو معلوم ہوا تو وہ فوراً مروان کے پاس گئے اور اس سے کہا، تم نے سود حلال کر دیا۔

اس نے کہا، معاذ اللہ میں ایسا کیوں کرنے لگا۔

انہوں نے فرمایا: تم نے ہنڈی کو رائج کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیائے خوردنی کی اس وقت تک فروخت کی ممانعت فرمائی ہے جب تک پہلا خریدار ان کو ناپ نہ لے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا ارشاد سن کر مروان نے ہنڈی کے ذریعے غلے وغیرہ کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا۔
(صحیح مسلم کتاب البیوع باب بیع البیع قبل القبض)

ایک دفعہ امیر مدینہ مروان بن الحکم کے ہاں گئے تو اس کے مکان میں تصویریں آویزاں دیکھیں (ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے مروان کو تصویریں بناتے دیکھا) حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بناتا ہے۔ اگر تخلیق کا دعویٰ ہے تو کوئی ذرّہ غلہ یا جَو تو پیدا کر کے دکھائے۔ (مسند احمد ج ۲ احادیث ابوہریرہؓ)

حسنِ معاشرت

والدین، اعزّہ و اقارب، دوست احباب، پاس پڑوس اور محلہ و شہر کے لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے اور مناسب برتاؤ کرنے کا نام معاشرت ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حسنِ معاشرت کی جو تعلیم دی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا مکمل نمونہ تھے۔ والدہ کے ساتھ ان کے حسنِ سلوک کا حال پچھلے صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی ان کا سلوک انکسار و تواضع کا ہوتا تھا۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بچوں سے بے پناہ محبّت کرتے دیکھ چکے تھے۔ اس لیے وہ بھی بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ ان کو کھیلتا دیکھتے تو ان میں گھس جاتے اور ان کو ہنسانے کی کوشش کرتے بلکہ بچّوں میں بچّہ بن جاتے اور ایسی حرکتیں کرتے کہ وہ خوش ہو جاتے۔ ابنِ عساکرؒ کا بیان ہے کہ وہ بچوں میں بیٹھ کر کھانا کھاتے اور ان کو بڑی شفقت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ (ابنِ عساکر ج ۷ ص ۳۶۲)

مہمانوں کی خاطر تواضع نہایت خوشدلی سے کرتے تھے۔ مہمان ان کے پاس کتنا ہی عرصہ قیام کرے وہ انقباض محسوس نہیں کرتے تھے اور اس کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ الطفاوی رحؒ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس چھ مہینے قیام کیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی کو ابوہریرہؓ سے بڑھ کر مہمان نوازی اور مہمانوں کی مدارات کرنے میں مستعد نہیں دیکھا۔
(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ تذکرہ حضرت ابوہریرہؓ، سیر اعلام النبلاء جلد ۲ ص ۴۲۸)

ابوعثمان نہدیؒ کا بیان ہے کہ میں سات دن ابوہریرہؓ کا مہمان رہا۔ ابوہریرہؓ، ان کی اہلیہ اور ان کا خادم باری باری رات کو جاگ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء جلد ۲ ص ۴۳۸)

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ مہمان نوازی صحابۂ کرامؓ کا عام وصف تھا تاہم لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے بڑھ کر مہمان نواز کم صحابی تھے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۵۳۸)

فیاضی اور سیر چشمی

فیاضی اور سیر چشمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص وصف تھا۔ مدینہ منورہ میں اپنا مکان اپنے غلاموں کو کوئی معاوضہ لیے بغیر دے دیا تھا۔ اپنا مال بے دریغ راہِ خدا میں لٹاتے رہتے تھے۔ صدقہ و خیرات کرنے میں روحانی مسرت محسوس کرتے تھے۔ ایک دفعہ مروان بن الحکم نے انہیں سو دینار بھیجے۔ انہوں نے یہ سب کے سب اللہ کی راہ میں دے دیئے۔ دوسرے دن مروان نے انہیں کہلا بھیجا کہ کل جو دینار آپ کو بھیجے تھے، وہ کسی اور کے لیے تھے، آپ کو غلطی سے چلے گئے۔ یہ دینار واپس بھیج دیجئے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے پیغام لانے والے کے ذریعے جواب دیا کہ وہ دینار میں نے کسی (حاجت مند) کو دے دیئے۔ انہیں میرے وظیفے سے وضع کر لیجئے گا۔ دراصل مروان کا مقصد صرف ان کو آزمانا تھا۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۶۳۔ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۱۴)

لوگوں کو کھلا پلا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ عبداللہ بن رباحؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آدمیوں کا وفد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دمشق گیا۔ اس وفد میں ہم اور حضرت ابوہریرہؓ بھی تھے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ دمشق کے دورانِ قیام میں ہمارا معمول تھا کہ ہم ایک دوسرے کو کھانے پر بلایا کرتے تھے وہ سب سے زیادہ دعوت کرتے تھے۔ (مسندِ احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۳۸)

خوش مزاجی (زندہ دلی)

حضرت ابوہریرہؓ کے علم و فضل اور وقار و متانت میں تو کوئی کلام نہیں لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بڑے خوش مزاج اور زندہ دل تھے۔ امارت مدینہ کے زمانے میں جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر گھر لے جاتے تھے۔ ایک دن اسی حالت میں بازار سے گزر رہے تھے کہ راستے میں ثعلبہ بن ابی مالک القرظی ملے۔ ان سے کہنے لگے۔

"ابو مالک! اپنے امیر کے لیے راستہ کھلا چھوڑ دو۔"

انہوں نے کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے، راستہ تو آپ کے گزرنے کے لیے بہت کشادہ ہے۔"

(ہنستے ہوئے) فرمایا، (بھائی دیکھتے نہیں) تمہارا امیر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے ہے اس کے راستہ کھلا کر دو۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۱۳)

کبھی سواری پر جا رہے ہوتے اور کوئی سواری کے سامنے آجاتا تو ازراہِ مذاق سناتے، راستہ چھوڑ دو امیر کی سواری آرہی ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۶)

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ (اپنی امارتِ مدینہ کے زمانے میں کبھی کبھی) مجھے رات کے کھانے کی دعوت دیتے تھے۔ کھانا کھاتے ہوئے وہ (ہنس کر) کہتے، اپنے امیر کے لیے ہڈی تو باقی رہنے

دو حالانکہ روٹی کے ساتھ صرف روغنِ زیتون ہوتا اور گوشت کا نام و نشان بھی موجود نہ ہوتا۔

(طبقات ابنِ سعد جلد ۲ ص ۶۰)

بچوں کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کی محبت اور شفقت کا ذکر پیچھے آچکا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بچوں کو کوّے کا کھیل کھیلتے دیکھتے تو ان میں اس طرح گھس جاتے کہ انہیں پتہ تک نہ چلتا۔ ایک پاگل آدمی کی طرح اپنے پاؤں زمین پر مار کر ان کو ہنسانے کی کوشش کرتے۔

ان روایات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بہت زندہ دل تھے اور بچوں کی نفسیات سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔

اپنے مہمانوں کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہؓ کا رویّہ ایسا ہوتا کہ وہ اپنے دورانِ قیام میں خوش خوش رہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ خوش طبعی (ہنسی مذاق) کی باتوں سے مہمانوں کا دل موہ لیتے اور وہ ہمیشہ ان کی خوش اخلاقی اور شگفتہ مزاجی کو یاد رکھتے۔

(سوانح حضرت ابوہریرہؓ از محمد عجاج الخطیب۔ دفاع ابی ہریرہؓ از مفتی غلام الرحمن)

جوشِ عقیدت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کی کوئی حد و نہایت نہیں تھی۔ وہ اکثر حدیث بیان کرتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ایسے والہانہ انداز میں کرتے جس سے ظاہر ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی عقیدت عشق کے درجے تک پہنچی ہوئی ہے اور ان کا جوشِ عقیدت الفاظ کے سانچے میں ڈھل گیا ہے۔ کبھی روایت کا آغاز ان الفاظ سے کرتے۔

"میرے (بہترین۔ سب سے پیارے) دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قالَ خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم)" کبھی ان الفاظ سے۔

"میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قال حبیبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)"

کبھی پیرایۂ آغاز کے الفاظ یہ ہوتے۔

"الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

کبھی صرف اتنا کہہ پاتے۔ قالَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اور ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں۔ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ کا اسمِ گرامی لیتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑتے اور بڑی مشکل سے حدیث بیان کرتے۔

(مسند احمد جلد ۱۳ ص ۲۴۶ البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۱۰۰۔ سیر اعلام النبلاء جلد ۲ ص ۴۲۸)

ایک دفعہ وہ حالتِ جنابت میں مدینہ منوّرہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ اچانک رسولِ اکرم صلعم

سے ملاقات ہوگئی۔ آپؐ نے حضرت ابوہریرہؓ کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ انہوں نے تعمیلِ ارشاد کی لیکن جونہی آپؐ ایک جگہ پہنچ کر رونق افروزِ مجلس ہوئے تو وہ چپکے سے اٹھ کر گھر پہنچے اور غسل کرنے کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، ابھی تک تم کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہؐ! میں نے جنابت کی حالت میں آپؐ کی ہم نشینی کو اچھا نہیں جانا اور غسل کر کے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔" (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲)

۷ھ ہجری میں مسجد نبوی کی مرمت اور توسیع کا کام شروع ہوا تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر اینٹیں ڈھونے لگے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے دیکھا کہ آپؐ نے اتنی زیادہ اینٹیں اٹھا رکھی ہیں کہ اینٹیں آپؐ کے سینہ مبارک تک پہنچی ہوئی ہیں اور آپؐ تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بے تاب ہوگئے اور عرض کیا، اے اللہ کے حبیب! یہ اینٹیں مجھے دے دیجیے میں پہنچا دیتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اینٹیں تو بہت ہیں جاؤ ان کے علاوہ اور اٹھا لاؤ یہ میرے لیے چھوڑ دو۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

"جاؤ ان کے علاوہ اور لے آؤ تم اللہ سے نیکیاں حاصل کرنے میں مجھ سے زیادہ حاجت مند نہیں۔"

(مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۹، تاریخ مدینۃ المنورہ ص ۱۰۱ از مولانا محمد عبدالمعبود)

(بقیہ ص ۲۱ سے)

عربوں نے اس تقسیم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ صہیونیوں نے اقوام متحدہ کی کارروائیوں کو تیز تر کرتے ہوئے ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو تل ابیب میں یہودی ریاست کے قیام کا اعلان کر دیا۔ امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور دیگر سامراجی طاقتوں نے اسے فوری طور پر تسلیم کر لیا۔

اگلے دن عربوں اور یہودیوں کے درمیان مسلح تصادم شروع ہوگئے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں اب تک جاری ہیں۔ صہیونیت کا تعارف اور اسرائیل کے قیام اور عزائم کو جاننے کے بعد یہ ضروری ہوگیا ہے کہ مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اپنے دشمنوں کی سازشوں کی تفصیل اور ان کے طریق کار کو سمجھ کر ان سازشوں کو ناکام بنانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اپنے دشمنوں کے منصوبوں اور ان کے طریق کار سے بے خبر رہے تو امت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور امت اسلامیہ یقیناً اس نقصان کی ہرگز متحمل نہیں ہو سکتی ہے۔ (بیت المقدس اور اسلام)

سنکارا

صحت کا سرچشمہ

ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہمدرد کا نصب العین تعمیرِ صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی جب غذا میں عدمِ توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوتِ مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فراہم کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔

سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔

ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید سنکارا نباتی و معدنی مرکب ہے جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے